ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورة البقرة (مسلسل)

آیت ۲۸۲

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ
وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ
شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ
يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ
اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا
تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ
وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا
يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

ء ج ل

اَجِلَ (س) اَجَلًا : کسی مشکل میں یا کسی چیز میں مبتلا ہونا۔

اَجَلٌ (اسم ذات بھی ہے): (۱) مدت (ابتلاء کے جاری رہنے کی)۔ (۲) وقت (ابتلاء کے خاتمے کا)۔ ﴿لَوْ لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ﴾ (النساء:۷۷) ''کیوں نہ تو نے مؤخر کیا ہمیں کچھ مدت تک؟'' ﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ﴾ (الاعراف:۳۴) ''اور ہر ایک اُمت کے لیے ایک وقت ہے (یعنی خاتمے کا)۔''

اَجْلٌ : سبب' وجہ۔ ﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ﴾ (المائدۃ:۳۲) ''اس وجہ سے۔''

اَجَّلَ (تفعیل) تَاْجِيْلًا : وقت مقرر کرنا۔ ﴿وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ﴾ (الانعام:۱۲۸) ''اور ہم پہنچے اپنی اُس مدت کو جس کا تو نے وقت مقرر کیا ہمارے لیے۔''

مُؤَجَّلٌ (اسم المفعول): مقرر کیا ہوا وقت۔ ﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ﴾ (آل عمران:۱۴۵) ''اور نہیں ہے کسی جان کے لیے کہ وہ مرے مگر اللہ کے حکم سے ایک لکھے ہوئے مقرر کردہ وقت پر۔''

ب خ س

بَخَسَ (ف) بَخْسًا : حق سے کم دینا' گھٹانا۔ ﴿وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ﴾ (الاعراف:۸۵) ''اور تم لوگ حق سے کم نہ دو لوگوں کو اُن کی چیزیں۔''

س ء م

سَئِمَ (س) سَئَمًا : کسی چیز یا کام سے اُکتا جانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ق س ط

قَسَطَ (ض) قَسْطًا : حق کے خلاف کرنا' ظلم کرنا۔

قَاسِطٌ (اسم الفاعل) : حق کے خلاف کرنے والا۔ ﴿وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾﴾ (الجن) ''اور جو حق کے خلاف کرنے والے ہیں تو وہ لوگ جہنم کے لیے ہیں بطور ایندھن۔''

قَسَطَ (ن) قِسْطًا : حق کے مطابق ہونا' انصاف ہونا۔

قِسْطٌ (اسم ذات بھی ہے): حق' انصاف۔ ﴿وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ﴾ (آل عمران:۲۱) ''اور وہ لوگ قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو ترغیب دیتے ہیں انصاف کی۔''

اَقْسَطُ (افعل التفضیل) : زیادہ انصاف والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَقْسَطَ (افعال) اِقْسَاطًا : حق کے مطابق کرنا' انصاف کرنا۔ ﴿اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ﴾ (الممتحنة:۸) ''کہ تم لوگ نیکی کرو اُن سے اور تم لوگ انصاف کرو ان کے ساتھ۔''

اَقْسِطْ (فعل امر) : تو انصاف کر۔ ﴿فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ﴾ (الحجرٰت:۹) ''تو تم لوگ صلح کراؤ ان دونوں کے درمیان انصاف سے اور تم لوگ حق کے مطابق کرو۔''

مُقْسِطٌ (اسم الفاعل) : حق کے مطابق کرنے والا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝﴾ (المائدة) ''بے شک اللہ پسند کرتا ہے حق کے مطابق کرنے والوں کو۔''

ترکیب : ''وَلْيَكْتُبْ'' کا فاعل ''كَاتِبٌ'' ہے۔ ''لَا يَاْبَ'' میں ''يَاْبَ'' دراصل ''يَاْبٰى'' تھا جسے لائے نہی نے مجزوم کیا تو ''ی'' گر گئی اور ''لَا يَاْبَ'' ہو گیا۔ ''وَلْيُمْلِلْ'' کو آگے ملانے کے لیے کسرہ دی گئی ہے' اس لیے یہ ''وَلْيُمْلِلِ'' ہو گیا ہے۔ اور یہ فعل امر غائب ہے۔ ''اَللّٰهَ'' کا بدل ہونے کی وجہ سے ''رَبَّهٗ'' منصوب ہے۔ ''مِنْهُ'' کی ضمیر ''اَلْحَقُّ'' کے لیے ہے۔ ''سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا''، ''كَانَ'' کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ''اَنْ يُّمِلَّ'' میں ضمیر فاعلی ''هُوَ'' از خود موجود ہے' لیکن یہاں تاکید کے لیے اسے ظاہر کیا گیا ہے۔

''يَكُوْنَا'' دراصل ''يَكُوْنَانِ'' تھا جس کا نونِ اعرابی ''لَمْ'' کی وجہ سے گرا ہوا ہے۔ اس کا اسم اس میں شامل ''هُمَا'' کی ضمیر ہے جو ''شَهِيْدَيْنِ'' کے لیے ہے' جبکہ ''رَجُلَيْنِ'' اس کی خبر ہے۔ ''مِنَ الشُّهَدَآءِ'' میں لفظ ''اَلشُّهَدَآءِ'' اپنے لغوی مفہوم میں آیا ہے۔ ''تَضِلَّ'' کا فاعل ''اِحْدٰىهُمَا'' ہے۔ ''اَنْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''فَتُذَكِّرَ'' منصوب ہوا ہے۔ اس کا فاعل ''اَلْاُخْرٰى'' کو اور مفعول ''اِحْدٰىهُمَا'' کو مانا جائے گا۔ ''اِذَا'' میں غیر معین مدت کا مفہوم ہوتا ہے۔ اسے مزید غیر معین کرنے کے لیے ''مَا'' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ''اَنْ تَكْتُبُوْهُ'' میں ضمیر مفعولی حق یا ''بِدَيْنٍ'' کے لیے ہے اور ''صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا'' اس کا حال ہے۔ ''اَلَّا تَكْتُبُوْهَا'' کی ضمیر مفعولی ''تِجَارَةً حَاضِرَةً'' کے لیے ہے۔ ''يُضَآرَّ'' کو مضارع معروف اور مجہول' دونوں ماننا ممکن ہے' لیکن آگے ''وَاِنْ تَفْعَلُوْا'' آیا ہے اس لیے یہ مضارع مجہول ہے۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو

اٰمَنُوْآ : ایمان لائے

اِذَا : جب بھی

تَدَايَنْتُمْ : تم لوگ باہم لین دین کرو

بِدَيْنٍ : کسی اُدھار کا

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى : ایک معین وقت تک کے لیے

فَاكْتُبُوْهُ : تو تم لوگ لکھواُس کو

وَلْيَكْتُبْ : اور چاہیے کہ لکھے

بَّيْنَكُمْ : تمہارے مابین

كَاتِبٌ : ایک لکھنے والا

بِالْعَدْلِ : انصاف سے

وَلَا يَاْبَ : اور انکار نہ کرے

كَاتِبٌ : کوئی لکھنے والا

اَنْ يَّكْتُبَ : کہ وہ لکھے

كَمَا : اس طرح جیسے

عَلَّمَهُ : سکھایا اس کو

اللّٰهُ : اللہ نے

فَلْيَكْتُبْ : پس چاہیے کہ وہ لکھے

وَلْيُمْلِلِ : اور چاہیے کہ املاء کرائے

الَّذِىْ عَلَيْهِ : وہ جس پر

الْحَقُّ : حق ہے (یعنی مقروض)

وَلْيَتَّقِ : اور چاہیے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے

اللّٰهَ : اللہ کا

رَبَّهٗ : جو اُس کا پالنے والا ہے

وَلَا يَبْخَسْ : اور وہ نہ گھٹائے

مِنْهُ : اس سے

شَيْئًا : کوئی چیز

فَاِنْ : پھر اگر

كَانَ : ہو

الَّذِىْ عَلَيْهِ : وہ جس پر

الْحَقُّ : حق ہے

سَفِيْهًا : کچھ نا سمجھ

اَوْ ضَعِيْفًا : یا کچھ کمزور

اَوْلَا يَسْتَطِيْعُ : یا وہ صلاحیت نہیں رکھتا

اَنْ يُّمِلَّ : کہ املاء کرائے

هُوَ : وہ خود

فَلْيُمْلِلْ : تو چاہیے کہ املاء کرائے

وَلِيُّهٗ : اس کا سرپرست

بِالْعَدْلِ : انصاف سے

وَاسْتَشْهِدُوْا : اور تم لوگ گواہی کے لیے کہو

شَهِيْدَيْنِ : دو گواہوں سے

مِنْ رِّجَالِكُمْ : اپنے مردوں میں سے

فَاِنْ : پھر اگر

رَجُلَيْنِ : دو مرد

وَّامْرَاَتٰنِ : اور کوئی دو عورتیں

تَرْضَوْنَ : تم لوگ راضی ہو

اَنْ : (اس لیے) کہ

اِحْدٰىهُمَا : دونوں کی ایک

اِحْدٰىهُمَا : دونوں کی ایک کو

وَلَا يَاْبَ : اور انکار نہ کریں

اِذَا مَا : جب کبھی بھی

وَلَا تَسْئَمُوْٓا : اور تم لوگ مت اُکتاؤ

تَكْتُبُوْهُ : تم لوگ لکھو اس کو

اَوْ : یا

اِلٰٓى اَجَلِهٖ : اپنی مدت تک (کے لحاظ سے)

اَقْسَطُ : زیادہ حق کے مطابق ہے

وَاَقْوَمُ : اور زیادہ نگران ہے

وَاَدْنٰٓى : اور زیادہ قریب ہے

اِلَّآ اَنْ : سوائے اس کے کہ

تِجَارَةً حَاضِرَةً : کوئی ایسا حاضر سودا

بَيْنَكُمْ : اپنے مابین

عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر

اَلَّا تَكْتُبُوْهَا : کہ نہ لکھو اس کو

اِذَا : جب بھی

وَلَا يُضَآرَّ : اور تکلیف نہ دی جائے

وَّلَا شَهِيْدٌ : اور نہ گواہ کو

لَّمْ يَكُوْنَا : نہ ہوں

فَرَجُلٌ : تو ایک مرد

مِمَّنْ : ان میں سے جن سے

مِنَ الشُّهَدَآءِ : موقع پر موجود میں سے

تَضِلَّ : بھٹک (یعنی بھول) جائے

فَتُذَكِّرَ : تو یاد دلائے

الْاُخْرٰى : دوسری

الشُّهَدَآءُ : گواہ

دُعُوْا : وہ لوگ بلائے جائیں

اَنْ : کہ

صَغِيْرًا : (خواہ) چھوٹا ہو

كَبِيْرًا : بڑا

ذٰلِكُمْ : یہ

عِنْدَ اللّٰهِ : اللہ کے نزدیک

لِلشَّهَادَةِ : گواہی کے لیے

اَلَّا تَرْتَابُوْٓا : کہ تم لوگ شبہ میں نہ پڑو

تَكُوْنَ : وہ ہو

تُدِيْرُوْنَهَا : تم لوگ گھماتے ہو جس کو

فَلَيْسَ : تو نہیں ہے

جُنَاحٌ : کوئی گناہ

وَاَشْهِدُوْٓا : اور تم لوگ گواہ بناؤ

تَبَايَعْتُمْ : باہم خرید و فروخت کرو

كَاتِبٌ : لکھنے والے کو

وَاِنْ تَفْعَلُوْا : اور اگر تم لوگ (یہ) کرو گے

فَاِنَّہٗ :تو یقیناً یہ	فُسُوْقٌ :نافرمانی ہے
بِکُمْ :تم لوگوں کی	وَاتَّقُوا :اور تم لوگ تقویٰ اختیار کرو
اللّٰہَ :اللہ کا	وَیُعَلِّمُکُمْ :اور سکھاتا ہے تم لوگوں کو
اللّٰہُ :اللہ	وَاللّٰہُ :اور اللہ
بِکُلِّ شَیْءٍ :ہر ایک چیز کو	عَلِیْمٌ :جاننے والا ہے

نوٹ (۱) : سود کی ممانعت کے بعد اب اس آیت میں ادھار کے بیع وشراء کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ مدینہ والوں کا ادھار لین دین دیکھ کر آنحضورﷺ نے فرمایا: ''ناپ تول یا وزن مقرر کر لیا کرو' بھاؤ تاؤ چکا لیا کرو اور مدت کا بھی فیصلہ کر لیا کرو''۔ (بخاری شریف' منقول از ابن کثیر)۔ حضرت ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ میعاد مقرر کر کے قرض کے لین دین کی اجازت اس آیت سے بخوبی ثابت ہوتی ہے۔ (ابنِ کثیر)

نوٹ (۲) : عربی کے جملہ فعلیہ میں عام طور پر فعل کے بعد فاعل اور اس کے بعد مفعول آتا ہے۔ لیکن اس ترتیب کو ہمیشہ قائم رکھنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ چند صورتیں ایسی ہیں جب فاعل کو مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ:

(۱) جب فاعل اور مفعول دونوں مبنی کی طرح ہوں' یعنی ان کی اعرابی حالت ظاہر نہ ہو۔

(۲) جب دونوں الفاظ میں فاعل اور مفعول بننے کی صلاحیت موجود ہو۔

(۳) جب ان دونوں میں امتیاز کرنے کا کوئی قرینہ موجود نہ ہو۔ مثلاً اگر ہم اَکْرَمَ زَیْدٌ حَامِدًا کے بجائے اَکْرَمَ حَامِدًا زَیْدٌ کہیں' تب بھی معنی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا' کیونکہ ہم زید اور حامد کی اعرابی حالت سے فاعل اور مفعول کا تعین کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر اَکْرَمَ یَحْیٰی عِیْسٰی کہیں تو اب یَحْیٰی کو فاعل اور عِیْسٰی کو مفعول ماننا لازمی ہے۔ لیکن اگر ہم اَکَلَ یَحْیٰی کُمَّثْرٰی (یحییٰ نے امرود کھایا) کے بجائے اَکَلَ کُمَّثْرٰی یَحْیٰی کہیں تو بھی درست ہو گا اور دونوں جملوں میں یَحْیٰی کو ہی فاعل مانا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ کُمَّثْرٰی (امرود) میں اَکَلَ کا فاعل بننے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔

آیت زیر مطالعہ میں فَتُذَکِّرَ اِحْدٰىھُمَا الْاُخْرٰی آیا ہے۔ اس میں اِحْدٰی اور اُخْرٰی دونوں مبنی کی طرح ہیں اور دونوں میں فاعل اور مفعول بننے کی صلاحیت موجود ہے۔ البتہ ان میں امتیاز کرنے کا ایک قرینہ موجود ہے۔ اس سے پہلے اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىھُمَا میں اِحْدٰی کے

بھولنے کی بات ہو چکی ہے' اس لیے اب فَتُذَكِّرَ کا فاعل اَلْاُخْرٰی کو اور مفعول اِحْدٰىهُمَا کو مانا جائے گا۔

آیت ۲۸۳

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۭ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾﴾

ر ھ ن

رَهَنَ (ف) رَهْنًا : کسی بات کی ضمانت لینا' گروی رکھنا۔

رِهْنٌ ج رِهَانٌ (اسم ذات) : ضمانت' رہن۔ آیت زیر مطالعہ۔

رَهِيْنٌ (فَعِيْلٌ کا وزن) اسم المفعول کے معنی میں ہے: گروی رکھا ہوا۔ ﴿كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾﴾ (الطور) ''ہر شخص' بسبب اس کے جو اُس نے کمایا' گروی رکھا ہوا ہے۔''

ترکیب : ''فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ'' مرکب توصیفی ہے اور مبتدأ نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے۔ دوسرا امکان یہ بھی ہے کہ ''فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ'' کو خبر مان کر اس کے مبتدأ کو محذوف مانا جائے۔ دونوں صورتوں میں مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ''اَمِنَ'' کا فاعل ''بَعْضُكُمْ'' ہے اور ''بَعْضًا'' اس کا مفعول ہے۔ ''اُؤْتُمِنَ'' دراصل مادہ ''ء م ن'' کا بابِ افتعال میں ماضی مجہول ''اُؤْتُمِنَ'' تھا۔ ماقبل سے ملانے کے لیے افتعال کا ہمزۃ الوصل صامت (silent) ہے تو فاء کلمہ کا ہمزہ واپس آ گیا۔ اب واؤ دراصل ہمزہ کو لکھنے کی کرسی ہے جس کو پڑھا نہیں جائے گا۔ ''اَمَانَتَهٗ'' کی ضمیر ''بَعْضُكُمْ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

وَاِنْ : اور اگر	كُنْتُمْ : تم لوگ ہو
عَلٰى سَفَرٍ : کسی سفر پر	وَّلَمْ تَجِدُوْا : اور تم لوگ نہ پاؤ
كَاتِبًا : کوئی لکھنے والا	فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ : تو قبضہ میں لیا ہوا رہن (لینا) ہے

فَاِنْ : پھر اگر
اَمِنَ : بھروسہ کرے
بَعْضُکُمْ : تم میں کا کوئی
بَعْضًا : کسی پر
فَلْیُؤَدِّ : تو چاہیے کہ واپس کرے
الَّذِی : وہ جس کو
اؤْتُمِنَ : امین بنایا گیا
اَمَانَتَہٗ : اس کی امانت کو
وَلْیَتَّقِ : اور اسے چاہیے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے
اللّٰہَ : اللہ کا
رَبَّہٗ : جو اُس کا پالنے والا ہے
وَلَا تَکْتُمُوا : اور تم لوگ مت چھپاؤ
الشَّھَادَۃَ : گواہی کو
وَمَنْ یَّکْتُمْھَا : اور جو چھپاتا ہے اس کو
فَاِنَّہٗ : تو یقیناً وہ ہے
اٰثِمٌ قَلْبُہٗ : جس کا دل گناہ کرنے والا ہے
وَاللّٰہُ : اور اللہ
بِمَا : اس کو جو
تَعْمَلُوْنَ : تم لوگ کرتے ہو
عَلِیْمٌ : جاننے والا ہے

آیت ۲۸۴

﴿ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ ﴾

ترکیب: ''مَا'' مبتدأ ہے اس کی خبر ''مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے اور ''فِی السَّمٰوٰتِ'' قائم مقام خبر ہے۔ اسی طرح ''مَا فِی الْاَرْضِ'' ہے۔ یہ دونوں جملے مبتدأ مؤخر ہیں' ان کی خبر ''مُلْکٌ'' محذوف ہے اور ان کی قائم مقام خبر ''لِلّٰہِ'' مقدم ہے۔ ''یُحَاسِبْکُمْ'' جوابِ شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور اس کا فاعل ''اَللّٰہُ'' ہے۔

ترجمہ:

لِلّٰہِ : اللہ کی ہی (ملکیت) ہے
مَا : وہ جو
فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے
وَمَا : اور وہ جو
فِی الْاَرْضِ : زمین میں ہے
وَاِنْ : اور اگر
تُبْدُوْا : تم لوگ ظاہر کرو
مَا : اس کو جو

فِیْ اَنْفُسِکُمْ :تمہارے جی میں ہے
اَوْ : یا
تُخْفُوْہُ :تم لوگ چھپاؤ اس کو
یُحَاسِبْکُمْ :حساب لے گا تم لوگوں سے
بِہٖ :اس کا
اللّٰہُ :اللہ
فَیَغْفِرُ :پھر وہ معاف کرے گا
لِمَنْ :اس کو جسے
یَّشَآءُ :وہ چاہے گا
وَیُعَذِّبُ :اور وہ عذاب دے گا
مَنْ :اس کو جس کو
یَّشَآءُ :وہ چاہے گا
وَاللّٰہُ :اور اللہ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ :ہر چیز پر
قَدِیْرٌ :قدرت رکھنے والا ہے

آیت ۲۸۵

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾﴾

ترکیب : ’’اٰمَنَ‘‘ کے فاعل ’’اَلرَّسُوْلُ‘‘ اور ’’اَلْمُؤْمِنُوْنَ‘‘ ہیں۔ ’’اَلرَّسُوْلُ‘‘ پر لامِ تعریف ہے۔ ’’لَا نُفَرِّقُ‘‘ سے پہلے ’’وَیَقُوْلُوْنَ‘‘ محذوف ہے، جبکہ ’’غُفْرَانَکَ‘‘ سے پہلے ’’نَسْئَلُ‘‘ محذوف ہے۔

ترجمہ:

اٰمَنَ :ایمان لائے
الرَّسُوْلُ :یہ رسولؐ
بِمَآ :اس پر جو
اُنْزِلَ :نازل کیا گیا
اِلَیْہِ :انؐ کی طرف
مِنْ رَّبِّہٖ :انؐ کے ربّ (کی جانب) سے
وَالْمُؤْمِنُوْنَ :اور ایمان لانے والے
کُلٌّ :سب
اٰمَنَ :ایمان لائے
بِاللّٰہِ :اللہ پر
وَمَلٰٓئِکَتِہٖ :اور اس کے فرشتوں پر
وَکُتُبِہٖ :اور اس کی کتابوں پر
وَرُسُلِہٖ :اور اس کے رسولوں پر
لَا نُفَرِّقُ : (وہ لوگ کہتے ہیں کہ) ہم فرق نہیں کرتے

بَیْنَ اَحَدٍ : کسی ایک کے مابین
مِّنْ رُّسُلِهٖ : اس کے رسولوں میں سے
وَقَالُوْا : اور ان لوگوں نے کہا
سَمِعْنَا : ہم نے سنا
وَاَطَعْنَا : اور ہم نے اطاعت کی
غُفْرَانَكَ : (ہم مانگتے ہیں) تیری مغفرت
رَبَّنَا : اے ہمارے ربّ
وَاِلَیْكَ : اور تیری طرف ہی
الْمَصِیْرُ : لوٹنا ہے

آیت ۲۸۶

﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٙ وَاغْفِرْ لَنَا ٙ وَارْحَمْنَا ٙ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۸۶﴾﴾

ء ص ر

اَصَرَ (ض) اَصْرًا : کسی چیز میں گرہ لگانا۔

اِصْرًا (اسم ذات) : (۱) عہد و پیمان (۲) ذمہ داری، بوجھ۔ ﴿قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ﴾ (آل عمران: ۸۱) ''اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کہا کیا تم لوگوں نے اقرار کیا اور تم لوگوں نے پکڑا (یعنی قبول کیا) اس پر میرے عہد کو؟''

ترجمہ:

لَا یُكَلِّفُ : ذمہ دار نہیں بناتا
اللّٰهُ : اللہ
نَفْسًا : کسی جان کو
اِلَّا : مگر
وُسْعَهَا : اس کی اہلیت کو
لَهَا : اس کے لیے ہے
مَا : وہ (ثواب) جو
كَسَبَتْ : اس نے کمایا
وَعَلَیْهَا : اور اس پر ہے
مَا : وہ (گناہ) جو
اكْتَسَبَتْ : اس نے اہتمام سے کمایا
رَبَّنَا : اے ہمارے ربّ

(باقی صفحہ 60 پر)